© rasailojaraid.com

مفتاح الصلوٰۃ

از

جناب پروفیسر شیخ فرید صاحب برہان پوری ایم۔اے

لکچرار رابرٹس کالج جبلپور

مفتاح الصلوٰۃ کے مصنف — شاہ فتح محمد محدث — حضرت شاہ عیسیٰ جند اللہ کے خلفِ اصغر اپنے زمانہ کے فاضلِ اجل، حافظ قاری، محدث، مفسر اور فقیہ تھے۔ عبد الرحمٰن نام۔ فتح محمد لقب تھا مگر عام طور سے بابا فتح محمد محدث کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

برہان پور ان کا مولد و منشا ہے۔ اپنے والدِ بزرگوار شاہ عیسیٰ جند اللہ سے علومِ شریعت و طریقت کی تعلیم پائی۔ علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اُن ہی سے خرقہ خلافت پایا۔ طریقہ شطاریہ میں منسلک تھے۔

عربی اور فارسی کے جید عالم تھے۔ علومِ فقہ اور حدیث میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ علمِ حدیث میں اعلیٰ فضیلت کی بنا پر محدث کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

برہان پور میں ۷۰ سال کی عمر تک علومِ دین کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس میں مصروف رہے۔

عشقِ رسول میں سرشار اور حضرت رسالت مآب کے نام کے شیدائی اور فدائی تھے۔ ان کی زندگی اتباعِ سنتِ رسول کا مکمل نمونہ تھی۔ عشقِ سرورِ کائنات کی سرشاریاں ان کی تمام تصانیف میں جاری و ساری ہیں۔

مرکز نے انھیں اپنی طرف کھینچا اور زیارتِ کعبۃ اللہ کے شوق میں برہان پور سے ۱۰۶۴ھ ۱۶۵۳ء میں مدینہ روانہ ہوتے۔ مراسمِ حج کی ادائیگی کے بعد وہیں سکونت اختیار کر لی اور وہیں کے ہو کر رہ گئے ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء میں مدینہ منورہ میں بیمار ہوئے۔ بیماری میں اس سرائے فانی سے عالم جاودانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی طرف رحلت کی۔ جنت البقیع میں ان کا مزار ہے۔

علم تصوف اور فقہ میں کئی بلند پایہ تصانیف کے مالک ہیں۔ علم شعر سے بھی بہرہ یاب تھے۔

آپ کا ایک وصیت نامہ اور دیگر تصانیف کے خوشخط نسخے درگاہ برہان الدین راز الہٰی کے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔ جناب سید اکرام الدین صاحب (سجادہ نشین) کا کرم ہے۔ کہ انھوں نے نایاب نسخے مطالعہ کے لئے عنایت کئے۔

اُن میں سے چند یہ ہیں:—

فتوح الاوراد۔ فتوح العقائد۔ مفتاح الصلوٰۃ۔ فتح المذاہب الاربعہ۔ فتح الطریقہ۔ مراتب عوالم خمسہ۔ رسالہ تحقیق نسب سیادت۔ رسالہ تحقیق وحدت الوجود وغیرہ وغیرہ۔

سطورِ ذیل میں مفتاح الصلوٰۃ کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

مفتاح الصلوٰۃ فتح محمد محدث کی معرکتہ الآرا تصنیف ہے۔ ارکان نماز کے فرائض، سنن اور واجبات کی تفصیل پر مبنی ہے۔ خدا کی حمد وثنا اور نعتِ نبی اکرم کے بعد مصنفین کی عادتِ جاریہ کے مطابق بزرگ محدث نے دعائیہ کلمات —

"بدان تا نیک بخت کند ترا خدائے تعالیٰ"

کے الفاظ سے کتاب کی ابتداء کی ہے۔ اس کی بنیاد حروفِ مرموز کے تین اشعار پر رکھی گئی ہے۔ جو کسی سندھی بزرگ نے موزوں فرمائے تھے۔ حضرت مسیح الاولیاء اکثر ان کی تعلیم اپنے فرزندوں کو دیتے تھے۔

"بزرگے از علماء سندھ فرائض وواجبات وسنن را دریں سہ بیت بحروفِ اشارت نظم کردہ است کہ اکثر اوقات بہ فرزندانِ حضرتی یعنی شاہ عیسیٰ تعلیم می فرموھندے آں ابیات این است

ابیات

فرائض ندانی شوی در قلق ۔ اُمجبیٔ نُوتیٔ تقِق رَسق

چو واجب ندانی شوی در خطر ۔ قضَتِ تعنت لُقتِ جُببر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چو سنّت ندانی شوی مقتدا   ردثِ ثلثِ قستت ذَدَا

زیرِ نظر کتاب ان اشعار کے اجمال کی تفصیل ہے۔ پہلے شعر میں تیرہ[۱۳] فرائض۔ دوسرے میں بارہ[۱۲] واجبات اور تیسرے میں بارہ[۱۲] سنن کی طرف اِشارہ ہے۔

فرائض ـــــ

الف ـــــ اندام پاک کردن

جیم ـــــ جامہ پاک کردن

جیم ـــــ جائے پاک کردن

سین ـــــ سترِ عورت کردن

نون ـــــ نیت کردن

واؤ ـــــ وقت شناختن

قاف ـــــ مقابل قبلہ استادن

تے ـــــ تکبیرِ اولیٰ گفتن

قاف ـــــ قرأت خواندن

قاف ـــــ قیام کردن

ر ـــــ رکوع کردن

سین ـــــ سجدہ کردن

قاف ـــــ قعدۂ آخرین نمودن

واجبات ـــــ

فے ـــــ فاتحہ خواندن

ضاد ـــــ ضمِ سورہ نمودن

تے ـــــ تعینِ قرأتِ دو رکعت نمودن

تے ـــــ تشہدِ در ہر دو قعدہ خواندن

قاف ـــــ در قعدۂ اولیٰ نشستن

تے ـــــ تعدیلِ ارکان نمودن

لام ـــــ لفظِ سلام آخرین گفتن

قاف ـــــ قنوتِ وتر خواندن

تے ـــــ تکبیر در ہر دو عیدین گفتن

جیم ـــــ جہر خواندن

سین ـــــ سرِ خواندن قرأت در عصر و ظہر

رے ـــــ رعایت ترتیب نمودن

سنن ـــــ

رے ـــــ رفع یدین

واؤ ـــــ وضع یمین و یسار

ثے ـــــ ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم خواندن

تے ـــــ تعوذ خواندن

بے ـــــ بسم اللہ گفتن

تے ـــــ تکبیرِ انتقالات گفتن

تے ـــــ تسبیح رکوع و سجود گفتن

سین ـــــ سمع اللہ خواندن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تے ـــــ توقف در قومہ وجلسہ نمودن   دال ـــــ دعا خواندن

دال ـــــ درود خواندن   الف ـــــ آمین گفتن

مختلف فصول کے ضمن میں عنوانات بالا پر حدیث و قرآن کی روشنی میں کتب معتبرہ۔ مستند احادیث۔ اور ائمہ کبار کے مستند اقوال سے تسلی بخش حد تک سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ ٹھوس اور جامع تبصرہ لائق مصنف کی عربی دانی اور فقہ و حدیث میں اعلیٰ دستگاہ پر دلالت کرتا ہے۔

مختلف مصنفین کی تصانیف کے غائر مطالعہ کے بعد مسائل کی بڑی سنجیدگی سے تفہیم کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر مصنف کی رائے اجتہادی شان لئے ہوئے ہے۔ بعض مبسوط مسائل کے بیان میں یہ کہہ کر کہ "ایں مختصر گنجائش تفصیل نہ دارد" اختصار سے کام لیا ہے مگر اس اختصار میں بھی تشنگی نہیں۔ ہر پہلو سے بحث کرلی ہے۔

تعین اوقات نماز کے ذیل میں جہاں سایہ کا ذکر ہے۔ وہاں چھ اشعار پر مشتمل ایک بے نظیر اور معنی خیز قطعہ ہے۔ اس کے آخری شعر میں عیسوی تخلص ہے۔

فی از حمل دو نیم پا سوی شما لست دائما   وز ثور گردد یک قدم جوزا بود در استوا

از نصف سرطاں یک قدم سوئے جنوبی می شود   تا آخرش آں محو شد۔ گشت از اسد آں سایہا

از سنبلہ گردد قدم دو نیم از میزاں شود   از عقرب آں سہ نیم شد وز قوس پنج و نیم پا

در نصف جدی آں ہفت شد طرف شمالی بیش نہ   از دلو آں شد شش قدم تا نیمہ اش بیں پنج را

در یا نشردہ یک ناقص است ۔ در حوت چار است بار من   تا آخرش نقصان بداں اے جان من یک نیم پا

باز از حمل دو نیم ہست گر عاقلی عاقل بشو   بہر خدا گفتم بہ تو اے عیسوی ایں نظم را

اس قطعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسموں کے تغیرات کے باعث سایہ کس مقدار سے گھٹتا۔ بڑھتا اور سمت تبدیل کرتا رہتا ہے۔

اقدار سایہ کے متعلق ایک جدول دیا گیا ہے۔ قلمی کتاب میں یہ جدول نہیں ہے۔ دو تین ورق خالی چھوڑ دئے گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تبلایا ہے۔ کہ سایہ کا مدار شمسی مہینوں پر ہے۔

بیت

لا و لا لب و لا لا شش مہ است لل کط و کط لل شہور کوتہ است

تبلایا ہے۔ کہ برجِ حمل میں نزولِ آفتاب کہ عبارت فروردی ہے تحقیق کرے۔ بعدہٗ تمام سال کا حساب آسان ہو جائے گا۔

اس مقام پر ایک قطعہ مندرج ہے۔

قطعہ

زفروردی چو بگزشتی مہ اردی بہشت آید بود خرداد تیر آنگہ امرداد ہمی آید

پس از شہریور و از مہر و آبان آذر و دی دان کہ بر بہمن جز اسفندیار یک ماہی نیفراید

کتاب کے حاشیہ پر مذکورہ بیت کی تشریح یوں کی گئی ہے

صیف ــــــ لل کــــ طــ ـشـتا

لا	لا	لب	میزان	عقرب	قوس
حمل	ثور	جوزا	۳۰	۳۰	۳۱
۳۱	۳۱	۳۲	ربیع		

خریف ــــــ کــــ طــ لل

لا	لا	لا	حوت	دلو	حوت
سرطان	اسد	سنبلہ	۲۹	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱			

وجہ تالیف | یہ رسالہ مصنّف نے اپنے خواہرزادے شیخ احمد بن سلیمان کے لئے لکھا ہے۔
"این رسالہ بجہت احمد بن سلیمان کہ یکے از خواہرزادگانِ این فقیر است بواسطہ صلۃ الرحم تالیف نمودہ شد"

سن تالیف | ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب ۱۰۶۱ھ ۱۶۵۱ء میں تصنیف کی گئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"واللہ الموافق والمعین الوافی قال المولف تم مفتاح الصلوٰۃ بید المؤلف عنہ لحدی وستین بعد الالف من الهجرۃ النبویہ علی صاحبہا افضل التحیات فی سلخ الشہر الحرام ذی الحجہ ......"

مآخذات | مستند ائمہ کبار کی معتبر تصانیف کے جابجا حوالے دیئے گئے ہیں۔ ان حوالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے بڑی دقتِ نظر سے ان کا مطالعہ کیا ہے۔

ان میں سے چند یہ ہیں:۔

السراج الوہاج۔ المجتبیٰ۔ الذخیرہ۔ ظہیریہ۔ بدائع۔ شرح الہدایہ۔ فتح التقدیر قاضی خان الفتاوی الولوالجیہ۔ بحر الرائق۔ الہدایہ۔ خلاصہ۔ عیون۔ المختار الزیلعی۔ صلوٰۃ المسعودی۔ جمع الجوامع۔ صحہ القدوری۔ البغدادی۔ شرح المنیہ۔ معراج الدرایۃ۔ المحیط۔ عوارف المعارف۔ فتوح الاوراد۔ فتح المذاہب۔ عین المعانی۔ حاشیہ کنز۔ کفایۃ المومنین۔ جواہر الفتاوی۔ کنز۔ القنیہ المختار۔ قاموس۔ البرجندی۔ شرح الوقایہ۔ معارج النبوۃ۔ کشف الاسرار۔ کتاب اسرار۔

مصحح نے بعد میں چند کتابوں کا اضافہ کر دیا ہے۔

مندرجہ بالا اور دیگر کتب فقہ کے حوالجات اور اقتباسات مصنف کے وسعتِ مطالعہ اور علمی تبحر کے شاہد ہیں۔

مصنف کے ذاتی کتب خانے میں اکثر بیش بہا کتابیں تھیں۔ مکروہات کے ذیل میں حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "صاحب مناسکِ کبیر" شیخ رحمت اللہ کا رسالہ جو تذکرہ سنن و استحباب پر مشتمل ہے ان کے کتب خانہ میں تھا۔

"در تحقیق این شیخ رحمت اللہ صاحب مناسکِ کبیر رسالہ جداگانہ نوشتہ اند و سنت و استحباب آں مقرر نمودہ چنانکہ رسالہ مذکور در کتب خانہ کاتب موجود است"[1]

فاضل مصنف نے ضمنی طور پر اپنی دوسری تصانیف ـــــ فتوح الاوراد فتح المذاہب

---

[1] مفتاح الصلوٰۃ مطبوعہ ص ۱۰۲

© rasailojaraid.com

الاربعہ ۔ رسالہ سایۂ اصلی برہان پور و اطراف اور رسالہ فی الزوال کا بھی ذکر کیا ہے اور حوالے دیئے ہیں۔

وضو کے باب میں وضو کے بعد آیۃ الکرسی اور انا انزلنا پڑھنے کے ثواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "فتوح الاوراد" میں اس کا ذکر دوسری دعاؤں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

"مکاتب با ادعیہ دیگر در فتوح الاوراد آوردہ"[1]

دوسری جگہ ص۵۷ پر یہی عبارت "ایزاد نمودہ" فعل کے ساتھ درج ہے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مفتاح الصلوٰۃ میں مقدماتِ نماز کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے تفصیل فتح المذاہب الاربعہ میں ملاحظہ کیجئے۔

"در مسائل ۔۔۔۔۔ از مقدماتِ نماز اختصار واقع شدہ کہ خواہد مستوعبا معہ دلائلہ و مسائلہ کما یحق و ینبغی ہمہ را مطالعہ نماید فعلیہ بملاحظہ فتح المذاہب الاربعہ للکاتب فانہ کاف فی المسائل التفصیلیہ و واف لمطالب العلمیۃ"[2]

سایہ کے بیان کے ذیل میں لکھا ہے۔ کہ "سایۂ اصلی برہان پور و اطراف" ایک علیحدہ رسالہ میں بیان کیا ہے

"در تحقیق سایۂ اصلی برہان پور و اطراف این فقیر در رسالہ جداگانہ بیان نمودہ است"[3]

اس رسالہ کا حاصل وہ ابیات (قطعہ) ہیں جو اوپر نقل کی گئی ہیں۔ صبح صادق اور صبح کاذب کے بیان کے ذیل میں ایک رسالہ زوال کا ذکر آیا ہے۔

"در رسالہ فی الزوال بہ تفصیل مؤلف معہ ذیل مذکورہ گردد"[4]

ایک مقام پر مکروہات شمردن آیات و سورۃ کے بیان میں حضرت شیخ طاہر کی حاشیہ کنز کے اقتباس سے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔ جو صاحبِ بحر الرائق اور فتح القدیر میں محلِ اختلاف تھا[5]

دوسری جگہ فصلِ نماز میں جہاں رکوع و سجود کا بیان ہے۔ اس امر کی وضاحت کہ صلوٰۃ مومن کی معراج ہے۔ حضرت مسیح الاولیاء کی گرانمایہ تصنیف عین المعانی کے ایک طویل اقتباس سے کی ہے

ہندی الفاظ کا استعمال | عربی اور فارسی کے اس متبحر عالم نے دو تین جگہ اس کتاب میں گھڑی ۔ گجر اور بادِ سُم کا بلا تکلف استعمال کیا ہے۔ بزرگ محدث نے ایک ہندی یعنی زبانِ اردو لکھا ہے[6]

مختصر یہ کہ مفتاح الصلوٰۃ مصنف کا شاہکار ہے۔

---

[1] مفتاح الصلوٰۃ مطبوعہ ص۹ ۔ ۵۷ [2] ایضاً ص۲۳ [3] ایضاً ص۲۸ [4] ایضاً ص۳۳ [5] ایضاً ص۱۱۳
[6] ایضاً ص۱۳۴

© rasailojaraid.com